دعوت اسلامی کے شب و روز

اَلرِّسَالَۃُ الْمُوْحِیَۃِ لِاَحْکَامِ عُیُوْبِ الْاُضْحِیَّۃ

قُربانی کے جانور کے عیوب کی تفصیلات

مع افاداتِ رضویہ



پیشکش

شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز

کتاب پڑھنے کی دعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دعا پڑھ لیجئے
ان شاء اللہ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ
عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(مستطرف، ج1، ص40 دار الفکر بیروت)

(اول آخر ایک بار درود شریف پڑھ لیجئے)

نام رسالہ : اَلرِّسَالَۃُ الْمُوْحِیَۃ لِاَحْکَامِ عُیُوْبِ الْاُضْحِیَّۃ

مؤلف : مولانا ابو الحقائق راشد علی رضوی عطاری مدنی اسکالر المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر دعوت اسلامی)

شرعی تفتیش : مولانا عبد الماجد عطاری مدنی (جامع مسجد کنز الایمان، بابری چوک گرومندر، کراچی)

پروف ریڈنگ : مولانا عمر فیاض عطاری مدنی اسکالر المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر دعوت اسلامی)

صفحات : 22

اشاعتِ اول: (آن لائن): ذوالحجۃ الحرام ۱۴۴۳ھ، جولائی 2022ء

پیشکش : دعوت اسلامی کے شب و روز، المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر دعوت اسلامی)

shaboroz@dawateislami.net

اَلرِّسَالَةُ الْمُوْحِيَةُ لِاَحْكَامِ عُيُوْبِ الْاُضْحِيَّة

قُربانی کے جانور کے عیوب کی تفصیلات

مع افاداتِ رضویہ



مؤلف

مولانا ابو الحقائق راشد علی رضوی عطاری مدنی اسکالر المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر دعوتِ اسلامی)

فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

روزِ قیامت قُربِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پانے کا نُسخہ

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً یعنی قیامت کے دن لوگوں میں سے میرے زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے مجھ پر زیادہ دُرُود پڑھا ہوگا۔ [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قُربانی کے جانور کے عیوب کی تفصیلات

قربانی اللہ عزوجل کے حکم کی تعمیل اور اُس کی رضا چاہنے کے لیے کی جاتی ہے اور اس میں اتباعِ سنّت بھی ہے۔ اس لئے مستحب یہی ہے کہ قربانی کیلئے ایسے جانور کا انتخاب کیا جائے کہ جو خوب فَربہ، ظاہری عیوب سے خالی اور حسن و جمال نیز منفعت کے اعتبار سے اَکمل ہو۔ فقہاے کرام نے تصریح فرمائی ہے کہ عیبِ یسیر (معمولی عیب) سے قربانی تو ہو جائے گی، لیکن ایسا کرنا مکروہِ تنزیہی ہے۔

تحفۃ الفقہاء میں ہے: "وما جاز مع العیب: فھو مع الکراھۃ، وإنما المستحب ھو السلیمۃ عن العیوب الظاھرۃ۔" [2] یعنی، جو قربانی عیب (غیرِ فاحش) کے ساتھ جائز ہوتی ہے وہ کراہت (تنزیہی) کے ساتھ جائز ہوتی ہے۔

[1] ••• ترمذی، 2/27، حدیث: 484

[2] ••• تحفۃ الفقہاء، کتاب الاضحیۃ، ج3، ص86، دار الکتب العلمیۃ

جانور کا (ہر طرح کے) ظاہری عیوب سے سلامت ہونا مستحب ہے۔

بہارِ شریعت میں ہے: "قربانی کے جانور کو عیب سے خالی ہونا چاہیے اور تھوڑا سا عیب ہو تو قربانی ہو جائے گی مگر مکروہ ہو گی اور زیادہ عیب ہو تو ہو گی ہی نہیں۔" ❶

فتاویٰ رضویہ میں ہے: "(قربانی کے جانور کی) آنکھ، کان، ہاتھ، پاؤں سب اَعضاء سلامت ہونا ضروری ہے۔" ❷

عیبِ فاحش کی تعریف

ویسے تو تھوڑا سا عیب بھی عیب ہی ہے لیکن قربانی سے مانع عیب (جس کی وجہ سے قُربانی ہوتی ہی نہیں وہ)، عیب فاحش ہے۔ **عیب فاحش** کیا ہے؟ اس کیلئے فقہائے کرام نے یہ ضابطہ بیان کیا ہے کہ "جس عیب کی وجہ سے جانور کے حُسن و جمال، منفعت (نفع) اور جسم میں کمی یا نقصان پیدا ہو جائے اور قیمت میں کمی آجائے وہ **عیب فاحش** ہے۔" چنانچہ **فتاویٰ عالمگیری** میں ہے: "أما صفته فهو أن يكون سليماً من العيوب الفاحشة كذا في البدائع۔" ❸ یعنی، قربانی کے جانور کا فاحش عیوب سے سلامت ہونا ضروری ہے۔

بدائع الصنائع میں ہے: "سلامةُ المحل عن العيوب الفاحشة۔" ❹

---

❶ • • • بہارِ شریعت، حصہ 15، ج3، ص340، مکتبۃ المدینۃ

❷ • • • فتاویٰ رضویہ، ج20، ص460، رضا فاؤنڈیشن لاہور

❸ • • • فتاوی عالمگیری، کتاب الاضحیۃ، الباب الخامس، ج5، ص297، دار الفکر

❹ • • • بدائع الصنائع، کتاب الاضحیۃ، ج6، ص312، دار الکتب العلمیۃ

یعنی، قربانی کے محل (جانور) کا فاحش عیوب سے سلامت ہونا شرط ہے۔

عیب کی تعریف

ہدایہ میں ہے: "کل ما أوجب نقصان الثمن في عادة التجار فھو عیب۔" ❶ یعنی، عیب اُس کو کہتے ہیں جس کے سبب چیز کی قیمت تاجروں کی نگاہوں میں کم ہو جائے۔

عیب سے متعلق ایک فقہی قاعدہ

فتاویٰ عالمگیری، فتاویٰ تاتار خانیہ اور **محیطِ بُرہانی** وغیرہ معتبر کتبِ فقہ میں فقہاء نے عیب کے بارے میں یہ ضابطہ بیان فرمایا کہ کہ: "کل عیب یزیل المنفعۃ علی الکمال أو الجمال علی الکمال یمنع الأضحیۃ وما لا یکون بھذہ الصفۃ لا یمنع۔" ❷ یعنی، ہر وہ عیب جو جانور کے حُسن وجمال یا منفعت (نفع) کو مکمل طور پر ختم کر دے اُس کی وجہ سے قربانی جائز نہیں ہوتی اور ہر وہ عیب جو ایسا نہ ہو اُس کی وجہ سے قربانی ناجائز نہیں ہوتی۔

نوٹ: ہاں وہ اندرونی عیوب جو محسوس نہ ہوں وہ قربانی کیلئے مضر نہیں ہوتے۔ ❸

اَحادیث اور فقہی کُتب کے تتبع سے جن عیوب کو **عیبِ فاحش** میں شمار کرتے ہوئے قربانی کو ناجائز کہا گیا وہ درج ذیل ہیں:

---

❶ . . . ھدایہ، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ج5، ص65

❷ . . . فتاوی عالمگیری، کتاب الاضحیۃ، الباب الخامس، ج5، ص299، دار الفکر

❸ . . . مر آۃ المناجیح، ج2، ص358، مکتبہ اسلامیہ

کمزور جانور کی قربانی کا حکم

﴿1﴾ اتنے کمزور جانور کی قربانی جائز نہیں جس کی ہڈّیوں میں مغز نہ رہا ہو۔

اندھے اور کانے جانور کی قربانی کا حکم

﴿2،3﴾ اندھے یا ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں جس کی ایک تہائی (1/3) سے زیادہ نظر ختم ہو گئی ہو۔ یونہی ایسے کانے جانور کی قربانی جائز نہیں جس کا کانا پن ظاہِر ہو۔

بیمار جانور کی قربانی کا حکم

﴿4﴾ ایسے بیمار جانور کی قربانی جائز نہیں جس کی بیماری ظاہر ہو (یعنی جو بیماری کی وجہ سے چارہ نہ کھائے)۔

لنگڑے جانور کی قربانی کا حکم

﴿5﴾ ایسے لنگڑے جانور کی قربانی جائز نہیں جو خود اپنے پاؤں سے قُربان گاہ تک نہ جاسکے۔

نوٹ: جانور کے لنگڑے ہونے سے مراد یہ ہے کہ جس پاؤں میں لنگڑا پن ہے اس کے ذریعے چلنا ممکن ہی نہ ہو صرف تین پاؤں سے چلے۔ لہٰذا اگر جانور چوتھے (لنگڑے پن والے) پاؤں کو زمین پر رکھ کر چلنے میں اُس سے سہارا لیتا ہو تو قربانی جائز ہے۔

ردالمحتار میں ہے: "قوله: (العرجاء) أي: التي لايمكنها المشي برجلها

العرجاء إنما تمشي بثلاث قوائم ، حتى لو كانت تضع الرابعة على الأرض وتستعين بها جاز۔ عناية۔ "[1] یعنی، (لنگڑے جانور) کا مطلب یہ ہے کہ لنگڑے پن والے پاؤں سے چلنا ہی جانور کیلئے ممکن نہ ہو صرف تین پاؤں سے چلتا ہو، حتی کہ اگر چوتھے پاؤں کو زمین پر رکھ کر چلنے میں اس سے مدد لیتا ہو تو ایسے جانور کی قربانی جائز ہے۔

حدیث پاک میں بیان کردہ جانور کے چار عیوب

مشکوۃ المصابیح میں ہے:عن البراء بن عازب أنّ رسول اللہ صلى اللہ عليه و سلم سئل : ماذا يُتقى من الضحايا ؟ فأشار بيدِه فقال : " أربعا:العَرجاءُ والبينُ ظلعُها والعَوراء البينُ عورُها والمريضة البينُ مرضُها والعَجفاء التي لا تُنقي "[2]

یعنی، حضرت سیّدنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا گیا کہ کن قربانیوں سے بچنا چاہیے تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ہاتھ کے اشارے سے فرمایا چار سے۔(1) لنگڑے سے جس کا لنگ ظاہر ہو (2) کانے سے جس کا ناپن ظاہر ہو (3) بیمار سے جس کی بیماری ظاہر ہو اور (4) دُبلے سے جو ہڈی میں سینگ (گودا) نہ رکھتا ہو۔

مفسّرِ شہیر حکیم الاُمّت حضرت مفتی اَحمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس

---

[1] • • • ردالمحتار، کتاب الاضحیۃ، ج9، ص536

[2] • • • مشکاۃ المصابیح، کتاب الصلاۃ، باب فی الاضحیۃ، ج1، ص282، دار الکتب العلمیۃ

حدیث پاک کی شرح یوں فرماتے ہیں: "یہ چار اُصولی عیب ہیں جس میں بہت سے فُروعی عیب شامل ہیں، لہذا یہ حدیث اُن اَحادیث کے خلاف نہیں جن میں زیادہ عیوب کا ذکر ہے۔"

پھر مذکورہ عیوب کی وضاحت یوں کرتے ہیں: "یعنی وہ لنگڑا جانور جو قربانی گاہ تک نہ جاسکے اور وہ کانا جس کی ایک آنکھ کی روشنی بالکل جاتی رہی ہو اس سے کم لنگ اور ایک آنکھ میں معمولی پھلی وغیرہ کا ہونا مُضِر نہیں۔ مرض ظاہر ہونے کے یہ معنے ہیں کہ چارہ نہ کھائے اور سینگ (گودا) نہ ہونے کی علامت یہ ہے کہ وہ دُبلے پن کی وجہ سے کھڑی نہ ہوسکے۔ اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ قربانی کے اندرونی عیب جو محسوس نہ ہوں مُضِر نہیں۔" ❶

چار عیوب کا بیان تو اس حدیثِ پاک میں صراحۃً آگیا، اَندھا ہونے کو عیب میں شمار کرنے سے **متعلّق شارِحِ بخاری** امام بدر الدین **عینی** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **"البنایۃ"** میں ذکر فرماتے ہیں: "قالت العامۃ الشرع لم یجوز العوراء و في العمیاء عور و زیادۃ فیکون النص الوارد في العوراء وارداً في العمیاء بدلالۃ النص۔" ❷ یعنی، علماء فرماتے ہیں کہ شریعت نے کانے جانور کی قربانی کو ناجائز قرار دیا ہے تو اندھے جانور میں کانے پن سے زیادہ عیب پایا جاتا ہے لہذا کانے جانور کے بارے میں وارد ہونے والی

---

❶ ••• مرآۃ المناجیح، ج2، ص358، مکتبہ اسلامیہ

❷ ••• البنایۃ، کتاب الاضحیۃ، ج14، ص373

عبارۃُ النص اَندھے جانور کے حق میں دلالۃُ النص ہو گی۔

ہدایہ میں ہے:"لا يضحي بالعمياء والعوراء والعرجاء التي لا تمشي إلى المنسک ولا العجفاء۔" ❶ **یعنی،** اندھے، کانے، لاغر اور ایسے لنگڑے جانور کی قربانی جائز نہیں جو قُربان گاہ تک چل کر نہ جاسکے۔

پاگل جانور کی قربانی کا حکم

﴿6﴾ ایسے پاگل جانور کی قربانی جائز نہیں ہے جو گھاس نہ چرتا ہو، کیونکہ یہ بات جانور کو ہلاکت کی طرف لے جانے والی ہے، لہذا یہ عیبِ فاحِش ہے۔ ہاں جنون کے باوجود اگر جانور چرتا ہو تو اس کی قربانی جائز ہو گی۔

بدائع الصنائع میں ہے:"تجوز الثولاء وهي المجنونة إلا إذا كان ذلک یمنعها عن الرعی والاعتلاف فلایجوز، لأنه يفضي إلى هلاكها، فكان عيباً فاحشاً۔" ❷ **یعنی،** ثولاء یعنی مجنون جانور کی قربانی جائز ہے لیکن اگر یہ جنون اُس جانور کو چَرنے سے مانع ہو تو قربانی جائز نہ ہو گی؛ کیونکہ یہ بات جانور کو ہلاکت کی طرف لے جائے گی، لہذا یہ عیبِ فاحِش ہے۔

مجمع الانہر میں ملتقی الابحر کی عبارت "تجوز الجماء والخصي والنولاء۔" (بے سینگ والے، خصی اور مجنون جانور کی قربانی جائز ہے) **کے تحت ہے:**"(النولاء) وهي المجنونة إذا لم يمنعها من السوم والرعي لأنّ هذا لا يخل

---

❶ ۔۔۔ الھدایۃ، کتاب الاضحیۃ، ج7، ص165

❷ ۔۔۔ بدائع الصنائع، کتاب الاضحیۃ، ج6، ص315، دار الکتب العلمیۃ

بالمقصود، وإن منعها من ذلک لا تجوز إذ یخل المقصود۔ "❶ یعنی، نولاء سے مراد پاگل جانور ہے، (اس کی قربانی جائز ہے) جبکہ اس کا جنون اسے چرنے سے نہ روکتا ہو؛ کیونکہ یہ مقصود میں خلل انداز نہیں ہوتا۔ اور اگر جنون کی وجہ سے جانور نہ چرے تو قربانی جائز نہ ہو گی؛ کہ ایسا جنون مقصود میں خلل ڈالنے والا ہے۔

کان کٹے جانور کی قربانی کا حکم

﴿7﴾ ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں جس کے پیدائشی دونوں کان نہ ہوں یا کاٹ لیے گئے ہوں، اسی طرح جس کا پیدائشی ایک کان نہ ہو یا کاٹ لیا گیا ہو؛ کیونکہ یہ جانور کے حُسن کو مکمل طور پر ختم کرنے والا عیب ہے۔

ہدایہ میں ہے: "والسَّکَّاء وهي التي لا أذن لها خلقةً لا تجوز۔ "❷ یعنی، اُس جانور کی قربانی جائز نہیں جس کے پیدائشی کان نہ ہوں۔ "لأنّ مقطوع أکثر الأذن إذا کان لا یجوز، فعدیم الأذن أولی۔" یعنی، کیونکہ جب اکثر کان کٹے ہوئے جانور کی قربانی جائز نہیں ہے تو جس جانور کے کان ہی نہ ہوں اُس کی قربانی بدرجہ اَولیٰ نہ ہو گی۔

بدائع الصنائع میں ہے: "لا یجوز مقطوعة إحدی الأذنین بکمالها، والتي لها أذن واحدة خلقة۔ "❸ یعنی، جس جانور کا ایک کان پورا کٹا ہوا ہو یا پیدائشی صرف ایک کان ہو تو اُس کی قربانی جائز نہیں۔

---

❶ ... مجمع الانھر، کتاب الاضحیۃ، ج4، ص171، مکتبۃ المنار

❷ ... الھدایۃ، کتاب الاضحیۃ، ج7، ص168

❸ ... بدائع الصنائع، کتاب الاضحیۃ، ج6، ص312، دار الکتب العلمیۃ

جلالہ جانور کی قربانی کا حکم

﴿8﴾ جو جانور جَلالہ ہو کہ صرف غلیظ کھاتا ہو اور کچھ نہ کھاتا ہو اُس کی قربانی جائز نہیں۔

فتاویٰ قاضی خان میں ہے: "لاتجوز الجلالة، وهي التي تأكل العذرة ولا تأكل غيرها۔" ❶ یعنی، جلالہ کی قربانی جائز نہیں ہے۔ جلالہ وہ جانور ہے جو صرف گندگی کھاتا ہو اس کے علاوہ کچھ اور نہ کھاتا ہو۔

خُنثیٰ جانور کی قربانی کا حکم

﴿9﴾ خُنثیٰ جانور کی قربانی جائز نہیں؛ کیونکہ اس کا گوشت نہیں پکتا۔ لہذا یہ عیبِ فاحش ہے جو اس کی منفعت کو ختم کرنے والا ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: "لاتجوز التضحية بالشاة الخنثى لأنّ لحمها لا ينضج۔" ❷ یعنی، خنثیٰ بکرے کی قربانی جائز نہیں ہے؛ کیونکہ اس کا گوشت نہیں پکتا۔

جس جانور کے دانت جھڑ گئے ہوں اس کی قربانی کا حکم

﴿10﴾ جس جانور کے دانت نہ ہوں (یعنی جھڑ گئے ہوں) کہ گھاس نہ کھا سکتا ہو اُس کی قربانی جائز نہیں اور اگر گھاس کھا سکتا ہو تو اُس کی قربانی جائز ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: "أما الهتماء وهي التي لا أسنان لها فإن كانت ترعى

---

❶ ۔۔۔ فتاویٰ قاضیخان، کتاب الاضحیۃ، ج3، ص240، دار الکتب العلمیۃ

❷ ۔۔۔ فتاوی عالمگیری، کتاب الاضحیۃ، الباب الخامس، ج5، ص299، دار الفکر

وتعتلف جازت وإلا فلا كذافي البدائع۔"❶ **یعنی**، بہر حال وہ جانور جس کے دانت نہ ہوں (یعنی جھڑ گئے ہوں) اگر گھاس چَر سکتا ہو تو اُس کی قربانی ہو جائے گی، ورنہ نہیں۔

بنایہ میں اس مسئلے کی علت یوں بیان کی گئی ہے کہ: "لأنّ المقصود من الأسنان الأكل بها فاعتبر بقاء المقصود دون غيره۔" **یعنی**، کیونکہ جانور میں دانتوں سے مقصود (چارہ وغیرہ) کھانا ہوتا ہے لہذا (قربانی کے جائز ہونے) میں مقصود کے باقی رہنے ہی کا اعتبار کیا گیا ہے، نہ کہ کسی اور بات کا۔

جس جانور کا سینگ ٹوٹ گیا ہو اس کی قربانی کا حکم

﴿11﴾ جانور کا سینگ جڑ سمیت ٹوٹ گیا تو قربانی نہ ہو گی اور اگر زخم بھر گیا تو عیب جاتے رہنے کی وجہ سے قربانی جائز ہو جائے گی۔ البتہ اگر صرف اُوپر ہی سے سینگ ٹوٹا ہو تو حرج نہیں۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے: "سینگ ٹوٹنا اُس وقت قربانی سے مانع ہوتا ہے جبکہ سر کے اندر جڑ تک ٹوٹے، اگر اُوپر کا حصّہ ٹوٹ جائے تو مانع نہیں، ۔۔۔۔۔۔ اور پھر اگر ایسا ہی ٹوٹا تھا کہ مانع ہوتا، مگر اب زخم بھر گیا، عیب جاتا رہا تو حرج نہیں لأنّ المانع قدزال وهذا ظاهر (کیونکہ مانع جاتا رہا اور یہ ظاہر ہے)۔" ❷

جس جانور کی زبان کٹی ہوئی ہو اس کی قربانی کا حکم

﴿12﴾ جس گائے کی زبان (پوری) کٹی ہوئی ہو اُس کی قربانی جائز نہیں؛ اس

---

❶ ۔۔۔ فتاوی عالمگیری، کتاب الاضحیۃ، الباب الخامس، ج5، ص298، دار الفکر

❷ ۔۔۔ فتاویٰ رضویہ، ج20، ص460، رضا فاؤنڈیشن لاہور

لئے کہ گائے زبان کے ذریعے ہی چارہ کھاتی ہے، اور بکری کی زبان کٹی ہو تو اگر وہ گھاس کھا سکتی ہو تو اُس کی قربانی ہے، ورنہ نہیں۔

فتاویٰ عالمگیری میں **فتاویٰ تاتار خانیہ** کے حوالے سے ہے: "لو کانت الشاة مقطوعة اللسان هل يجوز التضحية بها، فقال :نعم إن كان لايخل بالاعتلاف، وإن كان يخل به لا يجوز التضحية۔" ❶ **یعنی، اگر بکری کی زبان کٹی ہوئی ہو تو کیا اُس کی قربانی جائز ہو گی؟ فرمایا: ہاں جائز ہے اگر یہ بات گھاس چرنے میں خلل نہ ڈالے اور اگر گھاس چَرنے میں رکاوٹ ہو تو اُس کی قربانی جائز نہیں۔**

خلاصۃ الفتاویٰ میں ہے: "والتي لا لسان لها في الغنم يجوز وفي البقر لا۔" ❷ **یعنی، جس بکری کی زبان نہ ہو اُس کی قربانی جائز ہے اور گائے کی زبان نہ ہو تو اُس کی قربانی ناجائز ہے۔**

ردالمحتار میں ہے: "التي لا لسان لها في الغنم۔ خلاصة :أي : لا البقر؛ لأنّه يأخذ العلف باللسان والشاة بالسن كما في القهستاني عن المنيه۔" ❸ **یعنی، جس بکری کی زبان نہ ہو اُس کی قربانی جائز ہے۔ خلاصہ میں ہے: نہ کہ گائے کی (یعنی گائے کی زبان نہ ہو تو قربانی جائز نہیں)؛ کیونکہ گائے زبان کے ذریعے گھاس چَرتی ہے اور بکری دانتوں کے ذریعے۔**

---

❶ • • • الفتاویٰ التاتار خانیۃ، کتاب الاضحیۃ، ج17، ص428
فتاوی عالمگیری، کتاب الاضحیۃ، الباب الخامس، ج5، ص298، دارالفکر

❷ • • • خلاصۃ الفتاوی، کتاب الاضحیۃ، ج4، ص320،

❸ • • • ردالمحتار، کتاب الاضحیۃ، ج9، ص538

جس جانور کے تھن کٹے ہوئے ہوں اس کی قربانی کا حکم

﴿13﴾ جانور کے تھن کٹے ہوئے ہوں یا خشک ہوں یا علاج کے ذریعے اُس کا دودھ خشک کر دیا گیا ہو تو ایسے جانور کی قربانی جائز نہ ہو گی۔

نوٹ: بکری میں ایک تھن کا خشک ہونا اور گائے، بھینس میں دو کا خشک ہونا، ناجائز ہونے کیلئے کافی ہے۔

فتاویٰ تاتارخانیہ میں ہے: "وفي العتابية: والشطور لا يجزئ، وهي من الشاة ماقطع اللبن عن إحدى ضرعها، ومن الإبل والبقر، إذا انقطع اللبن من ضرعيها؛ لأنّ لكل واحد منهما أربع أضرع۔" ❶ **یعنی، جس جانور کا تھن خشک ہو اُس کی قربانی نہیں ہو سکتی۔ تھن خشک ہونے سے مراد یہ ہے کہ بکری کے دو میں سے ایک تھن سے دودھ آنا بند ہو جائے اور اُونٹ، گائے کے چار میں سے دو تھنوں سے دودھ آنا بند ہو جائے؛ کیونکہ اُونٹ اور گائے کے چار تھن ہوتے ہیں۔**

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: "لا تجوز الحذاء وهي المقطوعة ضرعها ولا المصرمة وهي التي لا تستطيع أن يرضع فصيلها ولا الجداء وهي التي يبس ضرعها كذا في محيط السرخسي۔" ❷ **یعنی، حذاء یعنی جس جانور کے تھن کٹے ہوئے ہوں، اور مصرمہ یعنی جو جانور اپنے بچے کو دودھ نہ پلا سکے اور جداء یعنی جس جانور کے تھن خشک ہو گئے ہوں ان سب کی قربانی ناجائز ہے۔**

---

❶ . . . الفتاویٰ التاتارخانیۃ، کتاب الاضحیۃ، ج17، ص430

❷ . . . فتاوی عالمگیری، کتاب الاضحیۃ، الباب الخامس، ج5، ص298، دارالفکر

جس جانور کے تھن کا سرا نہ ہو اس کی قربانی کا حکم

﴿14﴾ بکری کے ایک تھن کا سرا اور اُونٹنی یا گائے کے دو تھنوں کے سرے پیدائشی طور پر نہ ہوں یا کسی وجہ سے ضائع ہو گئے ہوں تو ان کی قربانی جائز نہیں۔ہاں اُونٹنی یا گائے کے صرف ایک تھن کا سرا نہ ہو تو قربانی جائز ہے۔

ردالمحتار میں ہے: "وفي الشاة و المعز إذا لم يكن لهما إحدى حلمتيها خلقة أو ذهبت بآفة وبقيت واحدة لم يجز, وفي الإبل والبقر إن ذهبت واحدة يجوز أو اثنتان لا۔" ❶ یعنی، اگر بکری کے دو تھنوں میں سے ایک کا سرا پیدائشی طور پر نہ ہو یا کسی آفت کی وجہ سے ضائع ہو گیا ہو اور ایک ہی تھن کا سرا باقی رہا ہو تو اس کی قربانی جائز نہ ہو گی اور اُونٹنی یا گائے کے تھنوں میں سے ایک تھن کا سرا نہ ہو تو قربانی جائز ہو گی اور دو تھنوں کے سرے نہ ہوں تو جائز نہ ہو گی۔

ناک کٹے جانور کی قربانی کا حکم

﴿15﴾ جس جانور کی ناک کٹی ہوئی ہو اُس کی قربانی جائز نہیں۔

محیطِ بُرہانی میں ہے: "لا يجزئ الجدعاء، وهي مقطوعة الأنف۔ ❷ یعنی، وہ جانور جس کی ناک کٹی ہو اُس کی قربانی نہ ہو گی۔

---

❶ • • • ردالمحتار، کتاب الاضحیۃ، ج9، ص538

❷ • • • المحیط البرھانی، کتاب الاضحیۃ، ج8، ص467، ادارۃ القرآن

پاؤں کٹے جانور کی قربانی کا حکم

﴿16﴾ جس جانور کا ایک پاؤں کٹا ہوا ہو اُس کی قربانی جائز نہیں۔

فتاویٰ تاتار خانیہ میں ہے: "وفي الخزانة : لايجوز مقطوع إحدى القوائم۔"❶ یعنی، ایک پاؤں کٹے ہوئے جانور کی قربانی جائز نہیں۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: "وفي الخزانة : لايجوز مقطوع إحدى القوائم الأربع كذافي التتارخانية۔"❷ یعنی، چار میں سے ایک پاؤں کٹے ہوئے جانور کی قربانی جائز نہیں۔

کان، دُم، چکی یا کوہان وغیرہ کٹے جانور کی قربانی کا حکم

﴿17﴾ جس جانور کا کان، دُم، چکی یا کوہان وغیرہ کوئی عضو ایک تہائی(1/3) سے زیادہ کٹا ہوا ہو اُس کی قربانی جائز نہیں۔

نوٹ: اگر ایک تہائی یا اس سے کم کٹا ہو تو قربانی ہو جائے گی، لیکن مکروہ ہو گی۔

فتاویٰ عالمگیری میں **فتاویٰ قاضی خان** کے حوالے سے ہے: "الصحيح أن الثلث وما دونه قليل ومازاد عليه كثير وعليه الفتوى كذا في فتاوى قاضيخان۔"❸ یعنی، صحیح قول یہ ہے کہ (قربانی کے جانور کے کسی عضو کا کٹا ہونا) تہائی یا

---

❶ . . . الفتاویٰ التاتارخانیۃ، کتاب الاضحیۃ، ج17، ص431

❷ . . . فتاوی عالمگیری، کتاب الاضحیۃ، الباب الخامس، ج5، ص299، دارالفکر

❸ . . . فتاوی عالمگیری، کتاب الاضحیۃ، الباب الخامس، ج5، ص298، دارالفکر
فتاوی قاضی خان، کتاب الاضحیۃ، ج3، ص241، دارالکتب العلمیۃ

اس سے کم میں قلیل عیب ہے اور تہائی سے زیادہ میں کثیر ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔

مُحیطِ بُرہانی میں ہے: "إذا ذهب بعض العين الواحدة، أو بعض الأذن الواحدة، أو بعض الألية، أو بعض الذنب، أو بعض السنام، فإن كان الذاهب كثيراً يمنع جواز الأضحية وإن كان الذاهب قليلاً، لا يمنع جواز الأضحية۔" [1] یعنی، اگر جانور کی ایک آنکھ، ایک کان، چکی، دُم یا کوہان کا بعض حصّہ ضائع ہو گیا تو ضائع ہونے والا حصہ اگر کثیر (یعنی ایک تہائی 1/3 سے زیادہ) ہے تو قربانی جائز نہ ہو گی اور اگر ضائع ہونے والا حصہ قلیل (یعنی ایک تہائی 1/3 یا اس سے کم ہے) تو قربانی جائز ہو گی۔

فتاویٰ فیض الرسول میں ہے: "اگر کان یا دُم تہائی سے زیادہ کاٹا تو اس کی قربانی ناجائز ہے اور اگر تہائی سے کم کاٹا تو اس کی قربانی جائز ہے۔" [2]

اَحکامِ قُربانی سے مُتعلّق 20 افاداتِ رضویہ

مجدِّدِ اعظم، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کلام کی برکات کو اِس رسالے میں شامل کرنے کی نیت سے اختتام پر "**فتاویٰ رضویہ**" کی ایسی 20 عبارات کو نقل کیا جاتا ہے، جن میں قُربانی اور اس سے متعلّق مختلف مسائلِ شرعی کا بیان ہے۔

﴿1﴾: قُربانی یومِ نحر تک یعنی دسویں سے بارھویں (ذوالحجہ) تک جائز ہے،

---

[1] ... المحیط البرھانی، کتاب الاضحیۃ، ج8، ص467، ادارۃ القرآن

[2] ... فتاویٰ فیض الرسول، ج2، ص463، شبیر برادرز لاہور

آخر ایّامِ تشریق تک کہ تیرھویں (ذوالحجہ) ہے، جائز نہیں۔ ❶

﴾2﴿: فإنّ الأضحیة واجبة عینا، لا کفایة. یعنی، قُربانی واجبِ عینی ہے ،واجبِ کفایہ نہیں ہے۔ ❷

﴾3﴿: ایک قُربانی نہ سب کی طرف سے ہو سکتی ہے، نہ سِوا مالکِ نصاب کے کسی اور پر واجب ہے۔ ❸

﴾4﴿: جس پر قُربانی (شرعاً واجب و لازم) ہے، اور اس وقت نقد (کرنسی کی صورت میں رقم) اس کے پاس نہیں وہ چاہے قرض لے کر (قربانی) کرے، یا اپنا کچھ مال بیچے (بہر صورت اُسے قُربانی کرنی ہو گی)۔ ❹

﴾5﴿: چھ (6) مہینے تک کا ایسا فربہ (موٹا، لحیم شحیم) مینڈھا کہ سال بھر والوں کے ساتھ ہو تو دور سے تمیُّز (فرق و امتیاز) نہ ہو اس کی قربانی جائز ہے، اگرچہ خصی نہ ہو۔ اور بکرا سال بھر سے کم کا جائز نہیں، اگرچہ خصی ہو۔ ❺

﴾6﴿: بکرا بکری ایک سال سے کم کا قُربانی میں ہر گز جائز نہیں، نہ اس پر قُربانی کی نیت صحیح۔ ❻

---

❶ ... فتاویٰ رضویہ، ج20، ص354، رضا فاؤنڈیشن لاہور

❷ ... فتاویٰ رضویہ، ج20، ص361، رضا فاؤنڈیشن لاہور

❸ ... فتاویٰ رضویہ، ج20، ص369، رضا فاؤنڈیشن لاہور

❹ ... فتاویٰ رضویہ، ج20، ص370، رضا فاؤنڈیشن لاہور

❺ ... فتاویٰ رضویہ، ج20، ص442، رضا فاؤنڈیشن لاہور

❻ ... فتاویٰ رضویہ، ج20، ص443، رضا فاؤنڈیشن لاہور

﴿7﴾: خصّی (جانور) کی قُربانی افضل ہے اور اس میں ثواب زیادہ ہے۔ ❶

﴿8﴾: قُربانی والے کو یہ مستحب ہے کہ عید کے دن قُربانی سے پہلے کچھ نہ کھائے قُربانی ہی کے گوشت میں سے پہلے کھائے، مگر یہ روزہ نہیں، نہ اس میں روزہ کی نیت جائز؛ کہ اُس دن اور اس کے بعد تین دن روزہ حرام ہے۔ ❷

﴿9﴾: قُربانی جس پر واجب ہے اس پر ایک ہی واجب ہے زیادہ (کرے تو وہ) نفل ہے، چاہے ہزار جانور قُربانی کرے گا ثواب ہے، (اور اگر واجب قربانی کے علاوہ مزید نفلی قربانی) نہ کرے گا کچھ مواخذہ نہیں۔ ❸

﴿10﴾: قربانی وصدقۂ فطر عبادت ہے اور عبادت میں نیّت شرط ہے تو بلا اجازت ناممکن ہے۔ ہاں اجازت کے لئے صراحۃً ہونا ضرور نہیں دلالت کافی ہے۔ مثلاً زید اس کے عیال میں ہے، اُس کا کھانا پہننا سب اس کے پاس سے ہوتا ہے، یا یہ اس کا وکیلِ مطلق ہے، اس کے کاروبار یہ کیا کرتا ہے، ان صورتوں میں ادا ہو جائے گی۔ ❹

﴿11﴾: ایک قربانی دو ۲ کی طرف سے نہیں ہو سکتی، اگر کی جائے تو کسی کی طرف سے نہ ہو گی محض گوشت ہو گا۔ ❺

---

❶ ... فتاویٰ رضویہ، ج20، ص444، رضا فاؤنڈیشن لاہور

❷ ... فتاویٰ رضویہ، ج20، ص444، رضا فاؤنڈیشن لاہور

❸ ... فتاویٰ رضویہ، ج20، ص454، رضا فاؤنڈیشن لاہور

❹ ... فتاویٰ رضویہ، ج20، ص453-454، رضا فاؤنڈیشن لاہور

❺ ... فتاویٰ رضویہ، ج20، ص457، رضا فاؤنڈیشن لاہور

﴿12﴾: گائے یا اُونٹ میں دو سے سات تک شریک ہوسکتے ہیں اور صحیح یہ ہے کہ کسی طرح باہم حصہ کریں جبکہ ایک حصہ سے کم نہ ہو جائز ہے۔ 1

﴿13﴾: مستحب یہ ہے کہ (قربانی کے جانور کے) کان، آنکھ، ہاتھ، پاؤں بالکل سلامت ہوں۔ 2

﴿14﴾: قربانی کی کھال ساداتِ کرام (سیّد حضرات) کو دینا جائز ہے۔ اپنے ماں باپ اَولاد کو بھی دے سکتا ہے، شوہر زوجہ کو، زوجہ شوہر کو دے سکتی ہے۔ وہ بہ نیتِ تصدّق ہو تو صدقۂ نافلہ ہے، ورنہ ہدیہ (یعنی اگر قربانی کی کھال صدقے کی نیت سے دی تو یہ نفلی صدقہ ہے ورنہ تحفہ ہے)۔ 3

﴿15﴾: قربانی اِراقتِ دم لِوجہِ اللہ (یعنی اللہ عزوجل کی رضا کے لئے جانور کا خون بہانے) سے ہوجاتی ہے کما نص علیه العلماء قاطبة (جیساکہ علماء نے اس پر نص فرمائی ہے۔ ت) اس کے بعد کھانے، کھلانے، دینے، دلانے سے اس میں کچھ فرق نہیں آتا اگرچہ کسی کو دے۔ 4

﴿16﴾: اصل یہ ہے کہ اراقتِ دم (جانور کا خون بہانے) سے اِقامتِ واجب (یعنی واجب کی ادائیگی) کے بعد اَجزائے اُضحیہ (قربانی کے جانور کے اجزاء مثلاً گوشت اور کھال) سے صرف تموُّل (مال حاصل کرنا) ممنوع ہے خاص تصدُّق ضروری نہیں، بلکہ جمیع

---

1 ... فتاویٰ رضویہ، ج20، ص457، رضاؤنڈیشن لاہور

2 ... فتاویٰ رضویہ، ج20، ص458، رضاؤنڈیشن لاہور

3 ... فتاویٰ رضویہ، ج20، ص465، رضاؤنڈیشن لاہور

4 ... فتاویٰ رضویہ، ج20، ص471، رضاؤنڈیشن لاہور

اَنواعِ خیر (تمام قسم کے بھلائی کے کام) کہ مثلِ تصدُّق قُربت ہیں، سب جائز ہے۔ اور بلا بیع خود اپنے تصرّف میں لانا دیگر اَحباب اغنیاء کو ہدیہ دینا بھی جائز۔ ❶

﴿17﴾: قربانی کی کھال ہر اُس کام میں صَرف (استعمال) کر سکتے ہیں جو قُربت وکارِ خیر وباعثِ ثواب ہو۔ ❷

﴿18﴾: قربانی اِراقتِ دَم لِوجہِ اللّٰہ کانام ہے۔ واجب اس قدر سے ادا ہو جاتا ہے۔ پھر اس کے گوشت پوست (کھال) کے لئے تین صورتیں ارشاد ہوئیں ہیں، بعینہٖ اپنے صرف (استعمال) میں لایا جائے، یا وقتِ حاجت کے لئے ذخیرہ رکھا جائے، یا اس سے ثواب کا کام کیا جائے۔ ❸

﴿19﴾: قربانی کی کھال امامِ مسجد کو دینا جائز ہے اگر وہ فقیر ہو، اور بطورِ صدقہ دیں، یا غنی ہو اور بطورِ ہدیہ دیں، لیکن اگر اس کی اُجرت اور تنخواہ میں دیں تو اس کی دو ۲ صورتیں ہیں: اگر وہ اپنا نوکر (ملازم) ہے تو اس کی تنخواہ میں دینا جائز نہیں۔ اور اگر وہ مسجد کا نوکر ہے اور کھال مہتممِ مسجد کو مسجد کے لئے دے دی اس نے مسجد کی طرف امام کی تنخواہ میں دے دی تو اس میں کچھ حرج نہیں۔ ❹

﴿20﴾: مستحب یہ ہے کہ گوشت کے تین حصے کرے۔ ایک حصّہ اپنا، ایک اَحباب کا، ایک مساکین کا، پیش امام کا اس میں کوئی حق نہیں، دو تو اختیار

---

❶ • • • فتاویٰ رضویہ، ج20، ص471، رضا فاؤنڈیشن لاہور

❷ • • • فتاویٰ رضویہ، ج20، ص473، رضا فاؤنڈیشن لاہور

❸ • • • فتاویٰ رضویہ، ج20، ص479، رضا فاؤنڈیشن لاہور

❹ • • • فتاویٰ رضویہ، ج20، ص480، رضا فاؤنڈیشن لاہور

ہے۔ لیکن اگر وہ اس کا نوکر (ملازم) ہے تو تنخواہ میں نہیں دے سکتا۔ (1)

قُربانی سے متعلّق تفصیل کے ساتھ فقہی اَحکام کو جاننے کے لئے "**فتاوی رضویہ**" کی جلد 20 اور "**بہارِ شریعت**" کے حصّہ 15 کا مطالعہ فرمائیں۔ اللہ کریم ہمیں شرعی اَحکام کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے، اپنی راہ میں ہمیں جان ومال سب کچھ قُربان کرنے کی سعادت عطا فرمائے اور ربِّ قدیر عزوجل راقم کی اِس ادنیٰ سی کاوش کو اپنی بارگاہِ عالی میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔

آمین بجاہ خاتم النبین وخاتم المعصومین صلی اللہ علیہ وسلم

ماخذ و مراجع

مشکاۃ المصابیح	دار الکتب العلمیۃ	الفتاویٰ التاتارخانیۃ	مطبوعہ کراچی
مرآۃ المناجیح	مکتبہ اسلامیہ	خلاصۃ الفتاوی	مطبوعہ کراچی
فتاوی عالمگیری	دار الفکر	المحیط البرھانی	ادارۃ القرآن
ردالمحتار	مطبوعہ کراچی	تحفۃ الفقہاء	دار الکتب العلمیۃ
ھدایہ	مطبوعہ کراچی	بدائع الصنائع	دار الکتب العلمیۃ
البنایۃ	مطبوعہ کراچی	فتاویٰ رضویہ	رضافاؤنڈیشن لاہور
مجمع الانھر	مکتبۃ المنار	بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینۃ
فتاویٰ قاضیخان	دار الکتب العلمیۃ	فتاویٰ فیض الرسول	شبیر برادرز لاہور

(1) ••• فتاویٰ رضویہ، ج20، ص484، رضاؤنڈیشن لاہور

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرِب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتِماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشِقانِ رسول کے **مَدَنی قافِلوں** میں بہ نیّت ثواب سُنّتوں کی تربیّت کیلئے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتِدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جَمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گُناہوں سے نفرت کرنے اور **ایمان کی حفاظت** کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشِش کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پرعمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کے لیے **"مَدَنی قافِلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ



فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net